جغرافیہ ضلع مراد آباد

مرتبہ منشی منولعل مترجم ڈپٹی انسپکٹر ضلع مراد آباد

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ڈائرکٹر بہادر

ممالک مغربی و شمالی

بمنظوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

واسطے استعمال مدارس کے

مقام الہ آباد

گورنمنٹ پریس میں چھاپا گیا

طبع اول ۵۰۰ جلد } 1st Edition, 500 Copies.

قیمت فی جلد ۱۰؍ } Price per Copy, 10 Annas.

[illegible]ء

فہرست تشریح الفاظ مستعملہ جغرافیہ ہذا کہ جنکا سمجھنا مبتدیون کو کچھہ دشوار ہی

الفاظ	تشریح
جغرافیہ	روے زمین کی خشکی اور تری کے حال کو کہتے ہین
ع یا جاے نکاس	جس چشمہ سے یا پہاڑ وغیرہ سے دریا یا ندی نکلی ہو اوسے کہتے ہین
جاے ں یا سنگم	ندی یا دریا ملتا ہو ایک دوسری ندی یا دریا سے اوس مقام کو کہتے ہین
راست یان	اگر بہاؤ دریا کیطرف پشت کر کے کھڑے ہووین تو دائین ہاتھہ کو ہوتا ہے
ارہ چپ ن	ایضاً طرف بائین ہاتھہ کے

شرح	الفاظ
باصطلاح انگریزی اوس حصۂ ملک کا نام ہی جو پیشگاہ گورنمنٹ اعلی سے زیر حکومت ایک کمشنر کے قرار دیا گیا ہوا ور تعلق مین اوسکے اکثر کئی ضلع ہوتے ہین	قسمت
قسمت کمشنری کا ایک ایسا حصہ مُراد ہی جو ملک آئینی مین زیر حکومت ایک کلکٹر کے اور غیر آئینی مین ڈپٹی کمشنر یا سپرنٹنڈنٹ کے قرار دیا گیا ہوا ور اوسکے تعلق مین چند تحصیلیان ہوتی ہین	ضلع
ضلع کے ایک ایسے حصہ کو کہتے ہین جسمین ایک تحصیلدار واسطے تحصیل زر مالگذاری و تصفیہ تنازع فیما بین رعایا و مالگذار و درستی رجسٹر زمینداری و مالگذاری معہ اپنے عملہ کے مامور ہوا ور اوسکے تعلق ایک پرگنہ یا کئی پرگنے ہون	تحصیل

شرح	الفاظ
جسکے تعلق چند دیہات ہون خواہ اسمین تحصیلدار مقرر ہو خواہ شامل تحصیل دیگر کے ہون ٭	پرگنہ
وہ قطعہ اراضی مزروعہ غیر مزروعہ ہی جسکا بندوبست بعد تعین رقبے کے اوپر کسیقدر محصول سرکاری جسکو زر مالگذاری کہتے ہین بنام کسی زمیندار یا مالگذار کے ہو ویران ہو خواہ آباد ٭	موضع
وہ شرح ہی جو مالگذار یا زمیندار رعایا سے فی بیگھہ یا بطور ٹھیکہ کے کسیقدر روپیہ لیوے ٭	شرح نقشے
اسکو کہتے ہین کہ جب کھیت پک کر طیار ہووین مالگذار غلہ کھیت کو کوٹ یعنی تشخیص کر لیوے وہ حصہ اپنا جو کچھہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ ٹھہرا ہوا ہو آسامی سے وصول کر لیوے ٭	کنکوت
اسکو کہتے ہین جسوقت کاشتکار غلہ تیار کر لیوے اسوقت مالگذار اپنا حصہ بانٹ لیوے	بٹائی

الفاظ	شرح
زمین مٹیار	وہ زمین ہی جو رنگ کی کالی اور چکنی ہو وسے وہان اسمین بہت اچھا ہوتا ہی
زمین دومٹ	جس زمین مین ریت اور چکنی مٹی ملی ہوئی ہوتی ہی اسکو کہتے ہین اسمین ہر ایک جنس اعلی مثل نیشکر و کپاس و گندم وغیرہ کا پیداوار اچھا ہوتا ہی
زمین کھاپٹ	کھاپٹ زمین مانند مٹیار کے ہوتی ہی صرف اتنا ہی فرق ہی کہ ذرا سے پانی مین نرم وسے خشکی مین زیادہ سخت ہو جاتی ہی قابل کاشت وہان کے ہی
زمین بھوڑ	وہ زمین ہی جو ریتلی ہوتی ہی اور واسطے پیداوار باجرہ و مکئی کے بہت مناسب ہی
زمین کھادر	دریا بیٹے یعنی نشیب مین جو زمین ہوتی ہی اسکو کہتے ہین
زمین سوائی	یہہ بھی مثل بھوڑ کے ہوتی ہی الا ہمیشہ تر رہتی ہی

سبب تالیف جغرافیہ
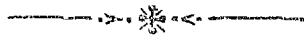
سابق اس سے اس کمترین ذرہ مثال بندہ منون لال سب ڈپٹی انسپکٹر
مدارس پرگنجات سنبھل و بلاری ضلع مرادآباد حال منصرم ڈپٹی انسپکٹر
ضلع مذکور نے اس رسالہ سراپا نفع کو واسطے استعمال طلباء مدارس
تحصیلی و حلقہ بندی کے بہ تحقیقات تمام اور صحت بالا کلام کے ترتیب دیا
ہنوز وہ قالب میں طبع کے نہ آنے پایا تھا کہ دل نے یہ چاہا کہ اسکو
بہ بیشی چند مطالب اور نظر ثانی کے مرتب کیجیے چنانچہ ترتیب اسکی
اوپر اسطرح کے کی گئی کہ اسمین ایک مقدمہ اور چھ باب اور ایک خاتمہ
رکھا اور ہر باب مین پانچ پانچ فصل مقدمہ مین مجمل حال ضلع کا
اور ہر ایک باب مین ایک ایک پرگنہ کا اور پہلی فصل مین ذکر وجہ
تسمیہ و حدود اربعہ و لمبائی و چوڑائی پرگنہ بحساب میل و دوسری

فصل مین بیان ندیون اور قسم زمین اور پیداوار اور طریقہ
آبپاشی و طریقہ پیمایش کا تیسری فصل مین تذکرہ سڑکون و کھیری
گھاٹون و عمارت نامی و اشیاے تجارت اور مشہور چیزون
اور میلون اور آب و ہوا کا چوتھی فصل مین شمار آبادی و رقبہ
مع جمع سرکاری و تعداد دیہات و تحصیلات و اظہار اس امر کا کہ کون
قوم اس پرگنہ مین زیادہ آبادی اور زمینداری کس قوم کی زیادہ
ہی اور نام دیہات کلان و قصبات معہ مردم شماری پانچوین
فصل مین حالات ساکنان ہر تحصیل خاتمہ مین کیفیت سررشتہ
تعلیم ضلع درج کی گئی*

مقدمہ در بیان مجمل حال ضلع مراد آباد

یہ ضلع بشمول اضلاع بریلی بداؤن بجنور و شاہجہانپور
و رامپور بباعث سکونت و حکومت راجپوتان قوم کٹھیر کے
اول بنام کٹھیر بولا گیا ۱۵۸۲ء مین بعہد سلطنت محمد جلال الدین
اکبر بادشاہ کے شامل صوبہ دہلی ہوا جب سلطنت تیموریہ سے

زوال ملک ۱۱۶۲ھ میں داؤد و شاہ و بیاز خان افغانان روہ
یعنی ساکن روہ علاقہ کابل سے نئے ولایت سے آکر اس ملک میں
بود و باش کی اور انکے اختیار اور اقتدار نے یہانتک
ترقی پکڑی کہ آخر کو ملکیت اس ملک کی انکو حاصل ہوگئی اسوقت
سے یہہ ملک بنام روہیلکھنڈ مشہور ہوا اور بعد ۱۱۸۸ھ
میں نواب شجاع الدولہ والی اودہ نے بعد ہزیمت دینے روہیلان
کو کٹرہ کے لڑائی میں باستعانت افواج انگریزی باستثنائے
[illegible] بلاس پور و شاہ آباد قبضہ افغانون سے نکال کر داخل
حکومت اپنے کیا [illegible] ۱۲۱۶ھ کو نواب سعادت علیخان
خاص پانڈیون یا نالون سے گہری ہی سے شہر کی ہر سمت ضلع میں
نہیں ۔ بود و باش زیادہ تر قوم ہندو کی ہی ۔ کچہریان عدالت
و نظامت وغیرہ کی حسب تفصیل ذیل ہین — سول سشن جج

کچہری کلکٹری	جنٹ مجسٹریٹ شہر	اسسٹنٹ کلکٹر	
ڈپٹی کلکٹر آئین نہم	جج ماتحت	منصفی خاص شہر	منصفی
حوالی شہر	منصفی بلاری	منصفی سنبھل	منصفی امروہہ

کنارہ پر ضلع میرٹھ اور ضلع بلند شہر واقع ہین لمبائی اس ضلع
کی اتر دکھن ۴۷ میل چوڑائی پورب پچھم قریب ۴۵ میل
اور خاص شہر مرادآباد صدر مقام ضلع ہذا جسکا عرض شمالی
۲۸ درجہ و ۴۹ دقیقہ اور طول شرقی ۷۹ درجہ ۱۸ دقیقہ
ہی دائین کنارہ دریاے رام گنگا کے واقع ہی ۵۸۷۳۳
آدمیون کی آبادی سی بہت خوش قطع آباد ہی۔ سڑکین شہر کی
جو ہمیشہ درست و صاف رہتی ہین چھہ ہین۔ ایک مرادآباد سے
پرگنہ امروہہ و حسنپور ہوتی ہوئی ضلع میرٹھ کو یہہ سڑک
تمام و کمال پختہ ہی۔ دوسری جو صرف ۱۹ میل پختہ ہی سنبھل مین

مقدمہ در بیان مجمل حال ضلع مرادآباد

یہہ ضلع بشمول اضلاع بریلی بداون بجنور و شاہجہانپور
ورام پور بباعث سکونت و حکومت راجپوتان قوم کٹہیریہ کے
اول بنام کٹہیر بولا گیا سنہ ۱۵۸۲ء مین بعہد سلطنت محمد جلال الدین
اکبر بادشاہ کے شامل صوبہ دہلی ہوا جب سلطنت تیموریہ نے

کہ وہ ریاست رامپور مین واقع ہین بالکل بحصہ ہی جاگیر القدم لوہیہ ہین ہوکر ضلع بریلی کو گئی ہی — آب وہوا تمام ضلع کی بہتر اور خوش آیندہ ہی — اور پیداوار ہر قسم کے اجناس کا اچھا ہوتا ہی

ربیع مین — خریف مین

گیہون جو چنا ارہر سرسون نیشکر دہان ارد مونگ موٹھ

السی دوان تره مٹر کسہ تل باجره جوار کودو اسکا

سنبہ لاہی تماکو کسوم ذخیره لوبیا مڑوا ساوانخ گلسی کپاس

چھہ قسم کی زمین — مٹیار — دومٹ — کہاپٹ — بہور — کہا

سواے ضلع مذا مین پانی جاتی ہی آبپاشی ندی نہر یا دو چشمہ وچاه کا خام یا ندیون یا نالون سے ہوتی ہی — کوئی نہر اس ضلع مین نہین — بود وباش زیاده تر قوم ہنود کی ہی — کچہریان عدالت ونظامت وغیره کی حسب تفصیل ذیل ہین سول سشن جج

کچہری کلکٹری — جنٹ مجسٹریٹ معہ اسسٹنٹ کلکٹر

ڈپٹی کلکٹر ایمن نہم — جج ماتحت — منصفی خاص شہر — منصفی

حوالی شہر — منصفی بلاری — منصفی سنبہل — منصفی امروہہ

ڈپٹی انسپکٹر مدارس علاوہ اِنکے تحصیلداروں محالات — مرادآباد

سنبھل — بلاری — حسنپور — امروہہ — ٹھاکردوارہ — کو اختیارات

ڈپٹی کلکٹری ڈپٹی مجسٹریٹی درجہ دوم اور حسونین رکے پرمس کمشن صاحب حسب

رئیس بلاری اور ممبران میونسپل کمیٹی قصبہ چندوسی کو اختیارات

آنریری مجسٹریٹی کے حاصل ہین — ایک اسٹیشن ڈاک تار برقی

جو ریلی سے ملحقہ گیا ہی مقام ہذا مین موجود ہی اور ایک شاخ

سڑک ریل کی بھی جو مقام علیگڈھ سے قصبہ بہجوی پرگنہ سنبھل اور

قصبہ چندوسی وکندرکی پرگنہ بلاری مین گذری ہوئی یہان آئی ہی

— تیرہ ندیان جنکی تفصیل نقشہ ذیل سے معلوم ہوگی — ضلع ہذا کو

سیراب کرتی ہین ٭

—— ٭ ——

نمبر شمار	نام ندی	نام منفذه	نام دہانہ	نام اُن پرگنات کا جہین ندی بہتی ہے	ضلع مین کے میل بہتی ہے	کیفیت
۵	گانگن	جنگل ضلع بجنور	بساھٹ علاقہ مرادآباد رام گنگا مین	امروهه و مرادآباد و بلاری	۳۷	دو پل پختہ اِس ندی کے ایک سڑک میرٹھہ ـ دوسرا سڑک سنبھل پر متصل مرادآباد کے بندھی ہوئی ہین
۶	رچھیرہ	جھیل موضع بھیڑی پرگنہ مرادآباد	گانوٗن ہدنا علاقہ رام پور رام گنگا مین	مرادآباد	۲۰	ایک پل پختہ اِس کا اوپر سڑک بریلی کے مرادآباد سے چھہ میل پر بندھا ہے
۷	اری یا ارل	موضع کمانی پرگنہ سنبھل	دریاے رام گنگا علاقہ شاہجہانپور مین	سنبھل ـ بلاری	۳۰	ایک پل پختہ اِس ندی کا سڑک چندوسی پر بلاری سے بڑھکر فاصلہ پانچ میل کے بندھا ہے
۸	سوت	جھیل موضع فیض الله گنج پرگنہ امروهه	علاقہ بدایون دریاے گنگ سے	امروهه و سنبھل و بلاری	۵۵	دو پل پختہ اِس ندی کے ایک موضع جو پرگنہ امروهه مین دوسرا گانوٗن صمدرپور پرگنہ سنبھل مین بندھے ہوے ہین اور دو پل کچہ ایک پرگنہ سنبھل گانوٗ بہوانی پور اور دوسرا گانو مجھوله پرگنہ کوٹھی شنگی پر بندھے ہین

نمبر شمار	نام ندی	نام منبع	نام دہانہ	نام ان پرگنات کا جن مین ندی بہتی ہی	ضلع مین کی میل بہتی ہے	کیفیت
۹	ندی بہنکا	پہاڑ ضلع بجنور	رام گنگا پرگنہ ٹھاکردوارہ	ٹھاکردوارہ	۴	یہہ ندی اگرچہ بہت چھوٹی ہی یہانتک کہ سواے موسم برسات کے کبھی پانی نہین بہتا ھے مگر پہاڑ سے آئی ہی اور بڑی زور کی ہی اور اُس کی ریگ مین سونا بھی نکلتا ہی
۱۰	مہانہ وہاب	جھیل موضع چھتھل پرگنہ حسنپور	ضلع بداؤن دریائے گنگ مین	حسنپور	۵۰	دو پل پختہ ایک سڑک میرٹھ مرادآباد پر گانون گجرولہ پرگنہ حسنپور سے ایک میل پر دوسرا سڑک حسنپور نگری پر حسنپور سے دو میل پر جانب جنوب و مغرب بندھے ھین
۱۱	کالکا	جھیل موضع سلطانپور شہر محمدپور پرگنہ حسنپور	ایضاً	حسنپور و سنبھل	۳۰	ایک پل پختہ اِس ندی کا سرحد پرگنہ سنبھل و ضلع بداؤن پر متصل موضع بھیکن پور پرگنہ سنبھل کے بندھا ھے ٭

نمبر	نام ندی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱۴	کردلہ	[illegible]	[illegible]	امروہہ	۲۱	
۱۳	بان	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۸	

اور سوائے اِنکے بہت سے نالے مثل بگدہ چوپکیلہ کردلہ کرکہ دمدمہ ڈہانڈہے وغیرہ پرگنہ حسنپور ٹہاکردوارہ مرادآباد مین جاری ہین *

تحصیلیان چھہ ہین مرادآباد خاص بلاری سنبہل حسنپور امروہہ ٹہاکردوارہ سے مہینے ستمبر ۱۸۷۰ء تک تحصیل کاشی پور کی اس ضلع مین تہی مگر وہ ماہ اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اس ضلع سے خارج ہوکر قسمت کمایون مین شامل ہوگئی ہے مثل دیگر اضلاع کے نام پرگنجات دفتر سرکار مین علیحدہ علیحدہ

لکھی نہین جاتی شامل تحصیلون کے ہوگئی ہین۔ موازنہ و کاغذات
سابقہ عذر ۱۸۵۷ء مین سوخت و برباد ہوگئے اس جہت سے نام
اور تعداد اُنکی صحیح صحیح معلوم نہین ہوسکتی۔ اٹھارہ اسٹیشن
نمبر اول و دوم جنمین سب انسپکٹر و ہیڈ کانسٹبل مقرر ہین
حسب تفصیل ہین

پرگنہ مرادآباد	پرگنہ بلاری
مرادآباد نمبر اول، مان پور نمبر اول، بونده نمبر	چندوسی نمبر اول، سوندارہ نمبر اول، بلنا نمبر، کندرکی نمبر
پرگنہ سنبھل	**پرگنہ حسنپور**
سنبھل نمبر اول، بہجوی نمبر اول، اسمولی نمبر اول	حسنپور نمبر اول، بچھرایون نمبر اول، ٹگری، زہرہ
پرگنہ امروہہ	**پرگنہ ٹھاکردوارہ**
امروہہ نمبر اول، چھجلیٹ نمبر اول	ٹھاکردوارہ نمبر اول، ولاری نمبر اول

کل مواضع آباد و ویران ۲۸۴۸ ۔ رقبہ بحساب میل
مربع دو ہزار دو سو بہتر صحیح سات دسمل (۲۲۷۲٫۷) ۔ اور بحساب ایکڑ
۱۴۵۵۴۷۲ ۔ اور جمع سرکاری جو درج توزیع سنہ ۱۸۷۵ء
ہوئی بقدر ۱۴۲۵۵۰۵ روپیہ مردم شماری کل ضلع کی ازروے شمار

سنہ ۱۸۶۵ عیسوی بقدر ۵ ۵ ۷ ۱۰۲۲

باب اول دربیان پرگنہ مرادآباد

فصل اوّل اول اس مقام پر چار موضع بہدورہ۔ دینداربورہ دہری۔ مان پور آباد تھے کہ جسکی وجسے یہہ جگہہ جو پہلے مشہور تھی عہد سلطنت محمد شہاب الدین معروف بہ شاہجہان بادشاہ دہلی مین رستم خان دکھنی نے جو ایک سردارون بادشاہ موصوف سے تھا یہہ شہر آباد کرکے نام اِس کا رستم نگر رکھا زان بعد بغرض اظہار خیرخواہی بنام مرادآباد نام سے شہزادہ مرادبخش کے مشہور کیا چنانچہ جامع مسجد جو شہر ہذا مین دائین کنارے دریاے رام گنگا کے واقع ہی تعمیر کردہ اسی رستم خان کی ہی اسمین ایک تختہ سنگ مرمر پر یہہ مادہ تاریخ کندہ ہی مصرعہ بنائی خانہ دین کرد بالا اس سے بناے مسجد سنہ ۱۰۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۵ء کی نکلتی ہی غالباً یہہ ہی تاریخ بنیاد شہر کی ہے حد شمالی اس پرگنہ ٹھاکردوارہ حد جنوبی پرگنہ بلاری شرقی جاگیر رامپور۔ غربی پرگنہ امروہہ

وسنبھل - لمبائی اُتر دکھن تیس میل چوڑائی پورب پچھم اونیس ۱۹ میل +

فصل دوم

پانچ ندیاں رام گنگا ندی ڈھیلا کوسی گانگن رجھیرہ اِس پرگنہ مین جاری ھین منجملہ اُنکے کوسی اور رام گنگا بڑی ندیان ہین اور باقی چھوٹی ہین اور رام گنگا مین داخل ہوتی ہین اور جاے برآمد ایک ندی رجھیرا کی موضع ھیری پرگنہ ہذا ہی - چھہ قسم کی زمین مٹیار - کھادر - سوائے دومٹ - کماہٹ - بھور پائی جاتی ہی مگر زیادہ تر مٹیار اور کھادر ہی پیداوار ہر اجناس کا ہی اور نیشکر اور گیہون کثرت سے ہوتا ہی آبپاشی بذریعہ چاہ پختہ وچاہچہ خام وندی رجھیرا وگانگن ونالہ کردلہ وغیرہ کے ہوتی ہی طریقہ پیمایش دیہی کا یہہ ہی کہ زمیندار لوگ گٹھون کو قدمون سے کہ جس کا بیس قدم طول اور بیس قدم عرض مین ایک بیگھہ خام ہوتا ہی ناپتے ہین اور سرکاری پیمایش حسب دستور اَور اضلاع کے جریب آہنی سے ہوتی ہی لیکن

ایک پختہ بیگھہ سرکاری کا چار بیگھہ خام شمار کرتے ہین

فصل سوم

چھہ سڑکین سرکاری جنکا ذکر بیان ضلع مین لکھا گیا جاری ہین کوہی گڈھی یا کیڑا نامی اس پرگنہ مین نہین سواے قلعہ شکستہ رستم خان کے جس کا ذکر بیان ضلع مین ہوا جامع مسجد تعمیر کردہ رستم خان دکھنی۔ حویلی لالہ کان مل دیوان نواب دوندے خان مرحوم۔ اسٹریچی گنج۔ کوٹھی نظامت۔ شفاخانہ کوتوالی مدرسہ سرکاری اور بیرون شہر قریب ۵ میل کے سراے رستم خان عمارات مشہورہ سے ہین۔ اشیا تجارت اس جگہہ کے یہہ ہین۔ ظروف برنجی جن پر قلعی پارہ کے نہایت عمدہ اور نفیس ہوتے ہی۔ چوڑی کانچ کی۔ چار خانہ سوسی یہہ سب چیزین شہر مرادآباد ہین ہوتی ہین کوئی میلا مشہور یہان نہین ہوتا البتہ چھوٹے چھوٹے میلے مثل چھڑی ماسہ و گیو میلا ہالن شاہی۔ رام لیلا وغیرہ ہوتے ہین۔ آب وہوا اچھی ہی۔ آبادی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ء

کل پرگنہ کی	خاص شہر مرادآباد کے
۲۱۷۶۴	۵۸۷۳۳

رقبہ بحساب میل مربع ۹ء۷۰۳ میل بحساب ایکڑ ۱۹۷۷۰۳

اور جمع سرکاری بقدر ۲۰۳۳۱۳ روپیہ ۱۰ آنہ ۹ پائی کل دیہات آباد و ویران ۳۴۷

ہین تین اسٹیشن پولیس جنمین سب انسپکٹر اور ہیڈ کانسٹبل

مقرر ہین اس پرگنہ مین ہین ہونڈہ ایک خاص مرادآباد دوسرا گانون

مان پور تیسرا گانون بونده سرحد علاقہ رامپور مین — سکونت

زیادہ تر قوم ہنود کی ہی اور زمینداری بھی اکثر اُسی قوم کی ہی

دیہات کلان اور قصبات اس پرگنہ کی تفصیل یہہ ہی —

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
ہرمانگلہ	۸۹۸	بیلسانہ	۳۳۷۱
بھمری	۱۳۸۳	سرکرہ	۱۶۰۲
بھگت پور پانڈہ	۶۳۱	بیچنہ	۱۰۵۱
اودماوالہ	۱۱۲۱	مغلپور عرف افغانپور	۵۱۷۱
رامنگر لطف پور	۹۰۵	ہرتھلہ	۱۱۲۹
نوار	۱۱۰۵	پاکرہ	۲۹۳۶
بھوجپور	۲۹۶۹	کرگ پور	۱۶۷۰

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
		رونده	۱۹۶۵
لودی پور	۹۸۹	بساہٹ	۲۰۴۴
کھونده	۱۳۵۷	دھڑیال	۳۰۳۰

فصل پنجم

رہنے والے خاص مرادآباد اور پرگنہ مرادآباد کے بہت قانونی اور ضابطہ دان ہین۔ قانون عدالت دیوانی کے بہت شائق نواب سنہ ۵۶ مین اکسوایک آدمیون نے جلسہ امتحان قانون عدالت مین سند وکالت کی حاصل کی تھی کہ اس کثرت سے ساکنان کسی شہر نے کبھی حاصل نکین ہونگی اور محلہ کھنگر شہر ہذا کے کل رہنے والے سپاہی پیشہ ہین بہت سے آدمی اس جگہ کے افواج سرکار مین عہدہ ہاے صوبہ داری رسالداری۔ جمعداری وغیرہ پر مامور ہین +
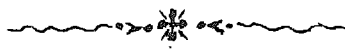
باب دوم در بیان پرگنہ بلاری

فصل اول

قصبہ بلاری عہد شاہجہان بادشاہ مین ٹھاکر بہادر شاہ وفتح سنگہ زمیندار موضع سہسپور وغیرہ کا تھا آباد کیا چنانچہ اسکی اولاد مین ٹھاکر کندل سنگہ وغیرہ ابتک قصبہ ہذا مین آباد ہین وجہہ تسمیہ معلوم نہین ہوئی ہی کہ اول نام اس کا قصبہ بہادری رکھا گیا ہوگا شاید بعد کسی وجہ سے بلاری مشہور ہوگیا اور حدود اربعہ یہ ہین - اُتر مین پرگنہ مراداباد - دکھن مین ضلع بدایون - پورب مین ضلع بریلی اور جہانگیراباد پچھم مین پرگنہ سنبل ہی لمبائی اُتر دکھن ۲۵ میل چوڑائی پورب پچھم اٹھارہ میل ہی *

فصل دوم

یہان ندیان سوت گانگن - اری یا ارل اسکی پرگنہ مین واقع ہین اور کوئی ندی اس پرگنہ سے نہین نکلی پانچ قسم کی زمین ہتیار - چکنوٹ - دومٹ - کہاپٹ - سوائی بہسان پائی جاتی ہی

زیادہ تر دومٹ ہی پیداوار کل اجناس ربیع و خریف کا ہوتا ہی
کثرت سے گیہون اور نیشکر کا بلکہ نیشکر یہان سے بہتر کسی پرگنہ
اس ضلع مین نہین ہوتا اور آبپاشی بذریعہ چاہچہ ہا سے خام یا تالون
یا ندیون مرقومہ بالا سے ہوتی ہی طریقہ پیمایش کا وہی ہی
جو پرگنہ مرادآباد مین جاری ہی ؛

فصل سوم

ایک سڑک جس کا ذکر بیان ضلع مین لکھا گیا اس پرگنہ مین
ہو کر ضلع بلند شہر کو گئی ہی اور ایک شعبہ اوس کا چندوسی سے نکلکر قصبہ
بسولی وغیرہ ضلع بدایون کو چلا گیا ہی۔ تین کھیڑی ایک موضع
بہیرولی مین جس کو مکان راجہ ہیلن کا دوسرا گانون کراور مین جس
کو مکان راجہ کرن کا کہتے ہین تیسرا گانون سرتھل کا جسکو چھاگلن
قوم گوجر کا مشہور کرتے ہین اس پرگنہ مین ہین کوئی
عمارت شاندار نہین سوا ے مدرسہ سرکاری کے جو قصبہ
چندوسی مین واقع ہی اور اشیا و تجارت سے بجز شکر سفید کے
جو بکثرت عمدہ طیار ہوتی ہی اور کوئی نہین مگر ایک قصبہ چندوسی

جسے سمت ۱۹۰۵ مطابق ۱۸۴۸ء مین ننھے خان رانگھڑ چکلہ دار سامر نے
آباد کیا بائیس ۲۲ ہزار آدمیون کے آبادی سے بہت گنجان بستا ہی
ایک بڑی منڈی تجارت شکر وروئی اور ہر قسم کے کرانہ کی ہی
مشہور چیزون سے ایک قسم کا دہی یعنی جغرات جو کندل سنگہ
و نتھو سنگہ ٹھاکران اولاد ٹھاکر بہادر شاہ کے یہان مقام
بلاری مین طیار ہوتا ہی اور بیس پچیس ۲۵ روز بلکہ بقول بعض دو ڈیڑہ
مہینے تک اوپر حالت اصلی کے رہتا ہی دوسرے ایک جہنڈا
دروازہ ٹھاکران مذکورہ بالا کے جس کو وہ عطیہ شاہجہان
بادشاہ دہلی بتاتے ہین گراہی کوئی میلا مشہور اس جگہہ پر نہین
ہوتا سواے رام لیلا وغیرہ کے جو مہینے کنوار مین مقام بلاری
و چندوسی و ہر دو جگہ ہوتی ہین آب و ہوا بہت اچھی ہی +

فصل چہارم

آبادی حسب مردم شماری ۱۸۶۵ء خاص قصبہ بلاری کی
۷۴۸۸ کل سرگنہ کے ۱۹۴۶۸۶ رقبہ بحساب میل مربع

۳۲۹۶۹ رقبہ بحساب ایکر ۲۱۱۱۴۹ جمع سرکاری بقدر روپیہ دو لاکھ ۲۳۱۷۸ دیہات آباد و ویران ۴۵۲ چار اسٹیشن پولیس ایک قصبہ چندوسی دوسرا سوندارہ تیسرا کندرکھی چوتھا بینا بہیر مین ہی قوم ٹھاکر اس پرگنہ مین زیادہ تر آباد ہی اور زمینداری بھی اکثر اسی قوم کی ہی دیہات کلان اور قصبات یہہ ہین ۔

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
رتن پور پرگنہ کھندرکھی	۲۳۰۱	سہاری مالہ	۹۰۳
طاہر پور	۹۳۸	سوندارہ	۲۸۸۹
للوارہ	۵۹۵	جرگانون	۱۱۳۱
گوریر	۱۷۰۲	چھاورہ	۲۲۷۵
محمود پور	۱۷۲۲	کمٹرہ	۵۷۵
گوارڈ	۱۱۵۷	نرولی	۵۰۸۵
جاری	۱۳۲۸	کندرکھی	۳۸۸۳

فصل پنجم

یہہ قصبہ مثل ایک گانون کے ہی یہان کے لوگ نہ تجارت

پیشہ ہین نہ نوکری پیشہ اکثر کاشتکاری کرتے ہین اور قوم جولاہہ
یہان زیادہ آبادہی اگر یہان کچہری تحصیل اور منصفی نہوتی
تو ہرگز یہہ گانون قصبہ نہ کہلاتا باوجود ہونے ان کچہریون کے
وہی شکل ہی جو گانون کی ہوتی ہی غلہ۔ ترکاری وغیرہ یہان
سوائے پینٹہ کے روز جو ہفتہ مین ایک بار ہوتی ہی دوسرے
روز دستیاب نہین ہوتی۔ مگر اس کے متعلق بڑے بڑے
قصبے ہین مثلاً چندوسی۔ نرولی۔ وغیرہ جو اس سے آباد ی
مین کہین زیادہ ہین اس پرگنہ کے رعایا خوشحال اور زمیندار
متمول ہین۔ قصبہ چندوسی کے سوائے اور کل علاقہ کے
رہنے والے سیدہے سادے ہین کسی قسم کی شرارت ان
مین نہین احکامات سرکاری کے بجا آور اور ملازمان سرکار
کے فرمان بردار ہین +

باب سوم دربیان پرگنہ سنبھل

فصل اول

مدت آبادی اس شہر سنبھل کی صحیح صحیح معلوم نہوئی کس واسطے

کہ ہندؤن اور اُنکی کتابون سے جو تحقیقات کی گئی تو اس قدر
عرصہ ظاہر ہوتا ہی کہ جس عہد مین مورخان انگریزی اور فارسی
وجود دنیا کا بھی نہین قرار دیتے ہین یعنی ہندؤن کی کتاب
سنبہلا مہاتم مین لکہا ہی کہ ست جگ سے یہہ بستی آباد ہی
ہر جگ مین نام اس کا علیحدہ علیحدہ ہوا ست جگ مین
ستوتی ۔ تریتا مین مہدگری دواپر مین پنگلا اور کل جگ مین
سنبہلا گرام اور راجہ حجاب نے اسے آباد کیا الّا اسمین شک نہین
کہ یہہ شہر قبل از عہد مسلمانان آباد ہی آخیر راجہ ہندو نکا جو یہان تہا
راجہ عرف راے پتہورا ہوا اُس کا مولد ومسکن یہی شہر ہی چنانچہ
اسکے قلعہ کا نشان ابتک یہان موجود اور وہ بنام کوٹ بولا
جاتا ہی آبادی خاص سنبہل وہی شمار مین آتی ہی جو اندرون
اس کوٹ کی واقع ہی اور وجہ تسمیہ یہہ ظاہر ہوتی ہی کہ زبان
سنسکرت مین شنبہ نام مہا دیو کا ہی آلہ بمعنی مکان صحیح
نام اس کا شنبہ آلہ تھا جسکا اب سنبہل کہلاتا ہی اور بڑا ثبوت
اس کا یہہ ہی کہ راجہ حجاب نے شہر ہذا کے تینون کونون پر

سنبۂ یعنی مہادیو کے استھان بنا کر کے درمیان مین یہہ شہر آباد
کرایا اور آبادی اسکی اوپر باون سراے چھتیس ۳۶ پورہ کے جو
ذیل مین درج ہین شمار مین آتے ہین +

نام سرایات

بازید پور سراے	عثمان سراے	جلال خان سراے	کمال خان سراے	مجاہد سراے	شہزادی سراے
لودی سراے	رسولپور سراے	ملمی سراے	جالب سراے	رکن الدین سراے	جھنگا سراے
کلھونی داس سراے	پروشتم سراے	ہلو سراے	ستر خان سراے	سیف خان سراے	عالم سراے
کنول سراے	خواص خان سراے	محمود خان سراے	بیجو سراے	ہریلی سراے	خانخانان سراے
کبیر کہلروان	علی سراے	مٹھی سراے	ہلالی سراے	سراے اشرف	فتح اللہ سراے
گستداس سراے	چمن سراے	دونگر سراے	صدر الدین سراے عرف میان قاسم سراے	سراے ہاشم عرف جگت	سراے پوربی عرف پوران سراے
گہوگر سراے	سراے اودم پور	سراے جہان	تاج خان سراے	حسین خان سراے	دیا سراے
حاتم سراے	کھگو سراے	تمرداس سراے	بیگم سراے	جودہری سراے	لاڈمن سراے
سکندرپور سراے	قاضی سراے	شیخ لطف اللہ سراے عرف بھوبسر	لودہ سراے		

منجملہ انکے بازید پور سراے عثمان سراے جلال خان سراے کمال پور سراے
مجاہد سراے بھوانی داس سراے کنول سراے شیخ لطف اللہ

سراے عرف بہولپیر آٹھ سراے ویران ہین باقی آباد اور
چھ محلی جدید کہ وہ بھی بنام سرایات بولی جاتے ہین رقبہ انھین
سرایات مذکورہ مین آباد ہوئی ہین نام اونکے یہہ ہین
نی سراے ۱ فتح سراے ۲ کاغذی سراے ۳ کرمانی سراے ۴ جیون سراے ۵ دیرہ سراے

نام پورونکے

۱ فیروز پور	۲ طلشت پور	۳ ابوسعید پور	۴ نوردہی پور	۵ نواب پورہ	۶ کھنکو پورہ
۷ ہندو پورہ	۸ گندہی پورہ	۹ عزیز پور	۱۰ اسد پور	۱۱ شہباز پور	۱۲ سلیم پور
۱۳ ہرکشن پور پنڈی	۱۴ ابراہیم پورہ	۱۵ سچو پورہ	۱۶ حبیب پور	۱۷ سالا پور	۱۸ رشید پور
۱۹ بیگم پور	۲۰ حسن پور	۲۱ سورہ گنگا	۲۲ محی الدین پور	۲۳ جلال پور عرف محمد آباد	۲۴ رامی پور چھپیر
۲۵ ہوائی پور	۲۶ حبیب پور	۲۷ شبیر پور بچہ	۲۸ جوگی پورہ	۲۹ شاہ پور عرف [illegible]	۳۰ اپدل پور
۳۱ فتح پور	۳۲ نصیر پور	۳۳ مبارک پور عرف سیحولی	۳۴ اسمعیل پور بزرگ	۳۵ سیوطا پور بزرگ و سیحو پور خورد عرف کاغذی سراے	۳۶ گومد پور

صحرا انکے

۱ ابوسعید پور	۲ گندہی پورہ	۳ اسد پور	۴ بیگم پور	۵ رامی پور چھپیر
۶ حبیب پور	۷ شبیر پور بچہ	۸ اپدل پور	۹ فتح پور	۱۰ اسمعیل پور بزرگ

دس پورہ ویران اور باقی سب آباد ہین مگر عہد ہنود مین
آبادی اس شہر کی صرف درمیان کوٹ کے معلوم ہوتی

ہی کسواسطے کہ نام سرایات اور پوروں کے اوپر ناموں اہل اسلام کے ہین اور یہان اڑسٹھ ۱۸ تیرتھہ اورانیس ۱۹ کوپ یعنی وہ تالاب اور کنوئے جو ہندوؤن کے عقیدہ کے رو سے معبد یعنی پرستشگاہ ہین موجود - اور اُنکے نام یہہ ہین -

تفصیل اُن تالاب اور ندیونکی جنکو ہندو لوگ اپنی تیرتھہ قرار دیتے ہین اور چوتھہ پنچمین سدی کا گنگ کو اُنکا طواف کرتے یعنی پھیری دیتے ہین

سورج کنڈ	ہنس تیرتھہ	کرشن تیرتھہ	کرم چھتر
وساسمیدہ	بشاخ موچن	بجی تیرتھہ	بشن پاڈوک
نیم سارن	سوتت دیب	گیان گپت	جنیک ساگر
دہرم ندہ	انگانتی	سکہہ داہو	جیندر تیرتھہ
لولارک	سوم تیرتھہ	جسم گنٹہ	چکر سدرسن
انگارک	گوکل بنارسی	کالوڈک	پاپ موچن

کالست پشکر چیلیت پشکر مدہ پشکر نربدا

برہمابرت مرتن جی باک بہارتی بشن گوپال

ریواکنڈ سِکلہ تودروری گومتی بھیس گنگ

رِن موچنی مہودکی باہن کرکاپانوکانا پشت دت اکرم موچن

آدگیا گٹ مارک رِن جکُم چکر تیرتھ

سرگ دیپ مکش تیرتھ ملہان تیرسند

بھاگیرتھی مچھودری بہدرکاترم اترکاترم

دیوگہات بشن گہات ارُوہ رتہا اونت رلیش

باسک پرباگ زنبیب پرباگ بہستیم پرباگ گندہرب پرباگ

تارک پرباگ نندا گوردہوہ سنندا گوردہن سوشیلا گوردہن

سمنا گوردہن سرسبھی گوردہن یہہ چہیاسٹھ تو چھوٹے

بڑے تالاب ہین اور یہہ دو ندیان ماہش متی

برہم تیرباسوت

تفصیل انیس ۱۹ گوپ یعنی کنوے

رشی کیش گوپ پاراسرگوپ بسل گوپ بشن گوپ

کرشن گوپ مرتن جی گوپ باو گوپ بل لوپ
سبت ساگر گوپ جیتر مکھ گوپ پنچ اگنی گوپ دھرم گوپ
جگ گوپ دھرنی بارا گوپ اسوک گوپ سونک گوپ
اسودک گوپ رگتی گوپ مرت گوپ منجملہ ان ۱۹
کنوؤن کے ۴ اور ست اور ۲ پچھلے بند پڑے ہین پرگنہ ہذا کی اُتر مین
پرگنہ امروھہ - دکھن مین ضلع بدایون - پورب مین تحصیل
بلاری پچھم مین پرگنہ جسپورا اور ضلع بدایون - لمبائی شمالاً
جنوباً ۱۴ میل اور چوڑائی شرقاً غرباً ۱۵ میل

فصل دوم

سوت ارہی یا ارل ڈونڈیان اس پرگنہ مین جاری ہین منجملہ
انکے ندی ارل جھیل موضع گھان پرگنہ ہذا سے نکلی ہی پانچ قسم کی
زمین دومٹ بھوڑ کہاپٹ سوائی مٹیار سیہان پائی جاتی
ہی منجملہ انکے سوائے بھوڑ زیادہ پیداوار کل اجناس کا ہوتا ہی
الا گیہون بنسبت گسوم بکثرت بلکہ گیہون تو اس پرگنہ مین ایسا عمدہ
ہوتا ہی کہ اگر ضلع مین کہین ہوتا آبپاشی بذریعہ چاہچہ ہاے

خام یا تالاب باندہ نکے ہوتے تہی طریقہ پیمایش کا وہ ہی ہی جو پرگنہ مرادآباد و بلاری مین جاری ہی شرح بالکل دیہات کی نقشی ہی سوا ئے کچھ دیہات چہوڑکے کہ جہان رواج کنکوٹ دیتا کا ہی

فصل سوم

ایک سڑک جو مرادآباد سے الوپ شہر کو گئی ہی خاص قصبہ ہذا مین ہوتی ہوئی دوسری جو چندوسی سے علیگڈہ قصبہ چہوٹی پرگنہ ہذا مین ہوکر گذری ہی اور کوئی کہیڑہ یا گڈہی نامی اس تحصیلدار مین نہین مگر ایک چہوٹا سا کہیڑہ گڈہی اہیرو نکا گانون سوندہن مین ہی ایک سرا ے تعمیر کردہ رستم خان دکہنی موسوم بہ کاروان سرا ے شہر سنبہل سے طرف مغرب کے دو سرے ہرجی ہر مندر واقعہ محلہ کوٹ عمارات مشہورہ سے ہین اور کیفیت اس مندر کی یہہ ہی کہ اس کو راجہ صاحب نے اپنی عہد دولت مین نہایت پختہ اور استوار تعمیر کرایا تہا شاہ محمد ظہیرالدین محمد بابر اس مقام پر آیا اُس نے اس مندر کو ہندوون کے قبضہ سے نکالکر بعد کچھہ ترمیم کے نام سے جامع مسجد کے قرار دیا چنانچہ جو قطعہ تاریخ بعہد

یا بر تختہ سنگین پر کندہ ہوکر لگایا گیا وہ یہہ ہی قطعہ تاریخ

چون ز فرمان شہنشاہ جہان + یافت اتمام بہ توفیق ازل +

سال تاریخ مہ و روزش گشت + یکم از شہر ربیع الاول +

جس سے سال مسجد ہونے متذکرہ کے سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق

سنہ ۱۵۲۶ع کے نکلتے ہین پھر اُس سے ایکسو تین برس بعد سید قطب نے

اور اُس سے تیئس ۲۳ برس بعد رستم خان دکھنی نے مرمت اسکی کی +

اشیاء تجارت اس جگہہ کے آلو گندم کسوم کی کثرت انبہ کنگھی سینگ

اس قصبہ کے مشہور ہین اور دو میلے مسلمانون کے ایک نیزہ کا مہینہ

چیت مین دوسرا بیرق کا جمادی الاول مین اور دو میلے ہندون

کے ایک مہینے چیت مین موسوم بہ دہجا دوسرا پھیری کا مہینے

کاتک مین ہوا کرتا ہی اور علاوہ اسکے چھوٹے چھوٹے میلے

گورا دیبی و راسے ستی و رام لیلا وغیرہ اکثر ہوتے رہتے

ہین آب ہوا یہان کے اس ضلع مین نہایت اچھی ہے +

فصل چہارم

آبادی اس شہر کی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ع ۵۶۳۱۳ کل گنتہ

کی ۲۰۵۹۹۸ رقبہ بحساب میل مربع ۴۶۶.۹ بحساب ایکڑ ۲۹۸۸۱۶
کل دیہات آباد و ویران ۵۳۲ ہین اسٹیشن پولیس الک خاص سنبھل
دوسرا سمولی تیسرا بہجوئی مین ہی جمع سرکاری بقدر [illegible] ۲۸۹۳۶۹
قوم ٹھاکر و جاٹ کے زیادہ تر آباد ہی اور زمینداری بھی اکثر
انہین قوم کے ہی اور دیہات اور قصبات کے نام ذیل مین
لکھے جاتے ہین +

نام دیہات

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
سرسی	۵۱۴۷	فتح اللہ گنج	۸۲۶
سمولی	۱۱۹۳	ہرتھلہ	۴۱۲
ڈالہ	۱۰۳۲	ٹھاٹھی	۵۴۱
گڑھی حضرت نگر	۲۳۱	پنسکھہ	۵۰۲
پوانسہ	۱۵۷۲	دہارول	۸۷۳
بہجوی	۱۳۸۳	کسولی	۱۳۵۳
رام پور عرف سیوٹھ	۱۸۰۹	راجپورہ	۱۳۹۱
سوکھتر	۱۳۵۱	مجھولہ	۱۹۹۵

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
دولہ پور عرف دارا پور	۴۷۳		

فصل پنجم

یہان کے آدمی بہت کم ہمت ہین دوسری جگھہ نکل کر تلاش
روزگار یا تجارت جانا برابر کالے پانی جانے کے سمجھتے
ہین ہندؤن سے جو کہئے تو وہ جواب دیتے ہین کہ یہہ گرام
تیرتھ ملت وانک ہی اسکو چھوڑ کر دوسری جگھہ جانا کب
اچت ہی — اور مسلمان انکی صحبت کے اثر سے کہتے
ہین کہ گھر کے آدھی اور باہر کی ایک برابر ہی اور جو کوئی لکھے
پڑھے ہوئے انھون نے یہہ رباعی پڑھ دی رباعی

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر + خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد + میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

غرض کہ گو لاکھ تکلیف سے بسر ہو مگر باہر جانا ہرگز پسند نکرین
اسی باعث سے یہہ شہر زیادہ تر مفلس ہی — اگر تلاش

کیجئے تو کوئی شخص عہدہ جلیلہ پر سرکار عالی وقار انگلشیہ مین یا دوسری
جگہہ پا یا سکیگا ؛

باب چہارم دربیان پرگنہ جہینور

فصل اوّل

سابق مین اس مقام پر ویرانہ تھا متصل اسکے ایک موضع مینا پور
قوم افغانون سے آباد تھا عرصہ قریب ڈہائی سو برس کے ہوا کہ
سرکار سے شاہجہان بادشاہ کے بارہ موضع معہ مینا پور کے
نواب حسن خان عرف مبارز خان کو بطور جاگیر عنایت ہوئے
بباعث سرکشی افغانان مینا پور کے نواب مذکور نے اُن کو قتل
و ویران کرکے قریب اُس کے ایک قصبہ جہینور آباد کیا پھر
دربار بادشاہ موصوف سے سولہوین آذر ماہ الٰہی سنہ ۱۱ جلوس
مطابق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۰۴۷ ھجری مطابق سنہ ۱۶۳۷ع فرمان
عطائے جاگیر قصبہ ہذا کا بھی بنام نواب موصوف صادر ہوا چنانچہ
اولاد سے خان مذکور کے عبد الغنی خان اور فیض اللہ خان اور

آلوخان وغیرہ قصبہ ہذا مین اب تک آباد ہین اور زمینداری بھی انکی ہی اوتر مین ضلع بجنور دکھن مین ضلع بدایون پورب مین پرگنہ سہنسپور پچھم مین دریاے گنگ - لمبائی اوتر دکھن چالیس میل چوڑائی پورب پچھم سولہہ میل

فصل دوم

دریاے گنگ ندی مہانہ ڈھاپ کاکاتین ندیان پرگنہ ہذا مین جاری ہین منجملہ انکے مہانہ ڈہاپ جھیل موضع جھیل پوٹھی وشہر سے نکلا جھیل گانون سلطان پور شہیر محمد پور پرگنہ ہذا سے نکلی ہی پانچ قسم کی زمین دومٹ بھور کہاپٹ سواے کہادر پیچان پائی جاتی ہی منجملہ انکے ایک تہائی کہادر اور باقی ہر چہار قسم کے پیداوار ہر قسم کی اجناس کا کم وبیش ہوتا ہی مگر مادہ سکہ دہان موٹھہ زیادہ نیشکر اور کپاس بہت کم آبپاشی تالابون - ندیون - یا نالون سے ہوتی ہی چاہیہ نام شاذ کہی گانون مین پڑتا ہی اکثر دیہات مین نہین اگر کسی گانون مین کہودا جاتا ہی جس وقت قریب پانی کے پہونچتا ہی کہس

موضع نگری پرگنہ ہذا و گڈہ مکتیسر ضلع میرٹھ پورن ماشی ماہ کاتک کو ہوتا ہی اور چار پانچ روز تک قیام پذیر رہتا ہی اس میلہ مین ہزار ہا روپیہ کی خرید و فروخت ہر قسم کے اجناس کی ہو جاتی ہی اور چھوٹے چھوٹے میلے مثل بہکھوتے - چندر گہن - سورج گرہن اور دسہرہ وغیرہ اسی دریا پر ہوتے رہتے ہین آب و ہوا علاقہ بہور کی اچھی اور علاقہ کہادر کی مرطوب ٭

فصل چہارم

آبادی حسب مردم شماری ۱۸۶۵ع قصبہ ہذا کی ۷۴۲۳ اور کل پرگنہ کے ۱۴۳۵۸۲ رقبہ بحساب مثل مربع ۵۵۵۱۲ اور بحساب ایکڑ ۳۵۵۲۷۰ جمع سرکاری بقدر ۱۸۶۱۸۷ روپیہ کل دیہات آباد و ویران ۶۴۷ چار اسٹیشن پولیس ایک خاص قصبہ حسنپور ایک قصبہ بچھراؤن ایک قصبہ ریہرہ ایک قصبہ نگری مین ہی سکونت دیہات کہادر مین اقوام گوجر - مولا - سیوانی وغیرہ کی ہی اور بہور مین تگا اور جات کی اور زمیندار ہی اکثر قوم تگا اور مولون کے دیہات کلان اور قصبات کی تفصیل یہہ ہی

جاتا ہی طریقہ پیمایش کا وہی ہی جو پرگنات سنبھل بلاری مین جاری ہی رواج کنکوت اور بٹائی کا یہان زیادہ اور شرح نقشی بہت کم

فصل سوم

سڑک جو مرادآباد سے میرٹھہ کو گئی ہی دیہات گجرولہ۔ نگری وغیرہ پرگنہ ہذا مین ہوکر گذری ہی ایک کہیڑا نامی شہر اعظم پور کا جہان ایک گانون اسی نام سے آباد ہی مولد و مسکن شیخ ابوالفضل وزیر محمد جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی کا ہی چنانچہ وہان ابتک نشان مدرسہ شیخ موصوف کا باقی ہی اور ایک گڈہی خام اور شوالہ راجہ پرتھیپت گڈہ کا موضع جھیل مین واقع ہی منجملہ ان کے گڈہی تو منہدم ہوگئی مگر شوالہ ہنوز باقی ہی کوئی عمارت نامی اور مشہور اس جگہہ نہین بان مونجہ۔ پارچہ دیسی مثل گاڑہ پگڑی کہیس وغیرہ اشیاء تجارت یہان کی ہین اور قصبہ دہنور جسکو نینے خان جکلہ دار نے اوسی زمانہ مین جب قصبہ چندوسی بسایا تھا آباد کیا ایک منڈی یعنی تجارت گاہ قند سیاہ۔ شکر سرخ۔ پارچہ دیسی کے ہی ایک میلہ اشنان گنگا کا بڑا نامی گرامی دریاے مذکور پر دو روپیہ میان

نام دیہات

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
ڈیگرہ	۹۵۴	اوچھاری	۴۸۰
جوچیلہ	۱۶۱۶	جسولی	۱۳۷۱
ڈسورہ	۵۳۸۴	دہنارسی	۸۸۰
بچھراؤن	۷۰۱۶	رہری	۱۲۳۶
کیجدلہ	۸۵۹	ریرہ	۱۰۱۰
ہنگری	۱۰۵۸	سرساآدے	۱۳۸۸
ڈسکہ	۱۵۹۷	پھوراہ	۱۴۴۸
سید نگلی	۱۳۹۴		

فصل پنجم

یہان کے رہنے والون کا یہہ حال کہ جو ہنود ہین وہ قطعی نوکری پیشہ نہین کا بیتہ بیوپارگری یا زمینداروں کی نوکری کرتے ہین یہہ حوصلہ نہین کہ سرکاری مدارس مین تعلیم پاکر عمدہ عمدہ روزگار کبھی اور اپنی اوقات مستعار بفارغ البالی

کاٹتے ہین بنیے برہمن وغیرہ دوکانداری وغیرہ کرتے ہین مگر
مسلمان یہان کے اولوالعزم ہین عہدہاے تحصیلداری۔ رسالداری
جمعداری وغیرہ پر ممتاز ہین چنانچہ ایک شخص نواب غلام علیخان
ساکن اسی جگہہ نے سرکاری نوکریان کرتے کرتے ایسا اقتدار پایا کہ شاہ معزول
دہلی کا وزیر ہوا اس پرگنہ مین ایک قصبہ بچھراؤن کمال مردم خیز
جگہہ ہی یہان مسلمان بڑی صاحب ارادہ اور نوکری پیشہ ہین
چنانچہ عدالت دیوانی مین عہدے وکالت منصفی صدر امینی
صدر الصدوری سرشتہ داری صدر پر اور نظامت و فوجداری
مین عہدہاے جلیلہ تحصیلداری۔ سرشتہ داری کوتوالی
تھانہ داری وغیرہ پر ممتاز ہوے اور ہین +

باب پنجم در بیان پرگنہ امروہہ

فصل اوّل

سابق طرف مشرق آبادی قصبہ ہذا کے ایک گانون عزیز پور
جہین قوم تگاکی سکونت تھی آباد تھا بعدہ شاہ شرف الدین

درویش نے ولایت سے آکر اس مقام پر قیام کیا اس
وجہ سے مقام ہذا مین آبادی شروع ہوئی چنانچہ مزار اونکا
جو زیارت شاہ ولایت کے نام سے مشہور ہی ابتک یہان
موجود ہی زان بعد انکے پوتے سید محمود نے دربار مین شاہ
جہان بادشاہ دہلی کے فروغ پایا یہہ پرگنہ اونکو پیشگاہ بادشاہ
موصوف سے بطور جاگیر کے عنایت ہوا اوسوقت سید مذکورنے
قوم تگون کو قتل و ویران کرکے اس قصبہ کو اچھی طرح آباد کیا
درمیان شہر پناہ بخت کے چنانچہ اکثر دیہات اس پرگنہ کے بطور
جاگیر اولاد مین سید موصوف کے چلے آتے ہین وجہ تسمیہ تحقیقات
سے یہہ معلوم ہوئی ہی کہ جب شاہ شرف الدین یہان تشریف
لائے اس وقت کسی شخص نے انبہ یعنی آم اور روہو مچھلی
اونکی نظر گذرانی اس وجہہ سے اسکا نام آم روہو رکھا اب
کثرت استعمال سے امروہہ کہلاتا ہی قلعہ سید محمود کا نشان
ابتک اس قصبہ مین موجود ہی پرگنہ ہذا کے اُتر مین ضلع بجنور
دکھن مین پرگنہ سنبھل پورب مین تحصیل ٹھاکردوارہ پچھم مین

+ مؤلف امروہہ کی تاریخ سے نا واقف ہے نیز علم مجلس اور فن عبارت کا کم لکھا ہے ورنہ ایسی بے بنیاد بات نہ لکھتا — امروہہ میں عہد شاہجہانی تک تگوں کا باقی رہنا محالات میں سے ہے عہد [illegible] تغلقیہ امروہہ میں مسلمانوں کا خوب غلبہ و اقتدار رہا عہد بلبن سے عہد [illegible] یہاں قضاۃ قائم ہو چکی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں مسلمان خاص تعداد سے آباد [illegible] عہد میں [illegible] کو اور
[illegible]

پرگنہ حسنپور لمبائی پورب پچھم چونتیس میل چوڑائی اوتر دکہن چوبیس میل +

فصل دوم

سوت باآن گانگن کردولہ چار ندیان پرگنہ ہذا مین جاری ہین منجملہ ان کی ایک ندی سوت جھیل گانون گانون پرگنہ ہذا سے نکلکر پرگنہ سنبھل و بلاری ہوتی ہوئی ضلع بدایون کو چلی گئی ہی پانچ قسم کی زمین مٹیار دومٹ بھور کہات سوائی یہان پائی جاتی ہی منجملہ انکے بھوڑ زیادہ پیدا وار کل اجناس کا ہوتا ہی مگر باجرہ جوار کا زیادہ آبپاشی بذریعہ نالابون ندیون نالون اور چاہچہ ہائے خام کی ہوتی ہی طریقہ پیمایش کا وہی ہی جو پرگنات سنبھل و حسن پور مین جاری ہی کنکوت و بٹائی کا رواج نہایت کم ہی اور شرح نقشی کا زیادہ +

فصل سوم

ایک سڑک جو مرادآباد سے میٹھ کو گئی ہی گانون دہن پور و رجب پور اور دوسری جو شیخپور کو جاتی گانون چھجلیت اور

ادمری وغیرہ پرگنہ ہذا مین ہو کر گذری ہی کوئی گڈھی یا کھیڑا اس
پرگنہ مین نہین زیارت میران شیخ سدہو کے کہ جس کی قطع سے
صاف ظاہر ہی کہ کسی زمانہ مین مندر اہل ہنود کا تھا واقع ہی
ہنود اور اہل اسلام قوم رذیل کا اس زیارت پر بہت اعتقاد ہی
اور ہزارون روپیے کے مجاورون کو یافت ہی کنوان یا ایک
قسم کی باولی ہی عمارات مشہورہ سے ہی کوئی شی قابل تجارت
کے نہین ہوتی اور ظروف گلی — پلنگ بھیچ جو نہ کرنے سے مثل
کٹھری کے ہو جاتا ہی اور ہر دو چیزین خاص قصبہ امروہہ مین
نہایت نفیس اور کمال سبک طیار ہوتے ہین تحفہ یہان کا ہی مہینے
کاتک مین جب ہجوم میلہ دریاے گنگ کا ہوتا ہی ایک بڑا میلہ
زیارت میران مذکور کا بروز بدھ اور مہینے ساتون مین دوسرا
میلہ چھڑیون باہ کا ہوتا ہی علاوہ اسکے چھوٹے چھوٹے میلے
بروز بدھ زیارت مذکور پر ہمیشہ ہوتے رہتے ہین آب و ہوا
بہت اچھی ہی +

فصل چہارم

آبادی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ء خاص قصبہ امروہہ کی ۳۲۳۱۴ کل پرگنہ کی ۱۵۷۷۹۷ رقبہ بحساب میل مربع ۳۷۷ ۸ رقبہ بحساب ایکڑ ۲۳۱۸۰۹ جمع سرکاری بقدر لک حصہ حالیہ کل دیہات ۱۳ ارابای آباد و ویران ۴۰۸ دو اسٹیشن پولس ایک قصبہ امروہہ میں دوسرا موضع چھجلیٹ میں ہیں خاص قصبہ ہذا میں مسلمان اہل تشیع کی زیادہ آبادی ہی اور دیہات میں قوم جاٹ کی زمینداری دیہات خالصہ اکثر قوم جاٹ و بشنوئی کی اور دیہات معافی کے قوم سادات کی جاگیر میں ہیں فہرست دیہات کلان اور قصبات کی معہ آبادی یہ ہے

نام دیہات

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
گڈھی	۱۳۶۵	کانٹ	۷۵۰۸
سلیم پور	۳۴۵۴	اودھری	۳۱۵۳

نام گانون	مردم شماری	نام گانون	مردم شماری
جمنا	۱۲۶۵	چودھر پور	۵۳۳
فتح پور	۱۳۹۴	رجب پور	۸۲۳
کورال	۸۸۶	نوگانوہ	۳۴۳۵

فصل پنجم

یہان کے آدمی بڑے ملاقاتی اور ملنسار ہین چنانچہ اس ضلع کے رہنے والے اکثر اُن کے شان ہین یہہ شعر پڑھا کرتے ہین

شعر

سلام علیک کے گاڑھے ملاقاتی ہین + نہ دیکھے ہون کسی نے جیسے امروہہ کے سید ہین

مگر اس کے ساتھہ یہہ بھی ہے کہ جس سے دشمنی کرین تو نہایت درجہ کی کرین اسکی اندک نقصان رسانی مین اپنا بالکل نقصان ہو جاوے تو بلا سے الا اُس سے درگذر نکرین اور یہہ بات بھی مزاجونمین سمائی ہوئی ہی کہ شرافت اور عزت مین ہمسے بڑھکر دوسرا نہین ہو سکتا کیونکہ دنیا مین دو مراتب اعلی ہین ایک گدائی دوسرا شاہی سو ہمارے

بزرگون کو دونون حاصل تھے یعنی جد امجد ہمارے
شاہ شرف الدین صاحب معروف بہ شاہ ولایت درویش
باکمال تھے اور انکے صاحبزادے کو شہزادی شاہ
دہلی کی منسوب تھی کہ جنکی اولا دمین ہم ہین پھر شرافت
مین کون ہمارے ہمسر ہو سکتا ہے اور یہہ لوگ نسبت
اپنے لڑکے لڑکیون کی سواے اپنے کنبے کے دوسرے
خاندان مین ہرگز نہین کرتے اور شاذونادر کوئی کر بھی لے
تو تمام شہر مین انگشت نما ہوتا ہی بازار اور اپنے دیہات جاگیر
مین جا ناکسر شان سمجھتے ہین یہان تک کہ سید بنیاد علیخانصاحب
سید علی مظفر خانصاحب گہرمال والی رئیس اعظم اس مقام
کے چچا چودہ برس برابر بالاخانہ سے نیچے نہ اوترے
یہہ ہی باعث ان لوگون کے بگڑ جانے اور جاگیرین
بکجانے کا ہوا اپنے علاقہ معافی وغیرہ مین کبہی سنگرے
ملازمون کے اعتبار پر کار برآری ہوئی انھون نے اپنا
گہر بہرا اور انکو قرضدار کردیا کبہی کہدیا شالہ زدگی ہوگئی

کبھی تبایا یا موش خوری ہوئی کسی سال خشکی کا حیلہ کیا کسی سال
غرقی کا بہانہ لیا اب اگر تحقیقات کیجئے تو بہت سے ملازم
یہان کے رئیسونکے ایسے نکلینگے کہ خود رئیس بن بیٹھے
اور آقا اُنکے تباہ اور برباد ہو گئے ایک رئیس صاحب محلہ
دربار کلان سے جو میرے بڑے شفیق ہین مین نے پوچھا
کہ فلان ملازم تمھارا کیا تنخواہ پاتا ہے جواب دیا ڈیڑھ روپیہ
اور باہر کی خوراک مین نے کہا کہ اُس نے اپنی لڑکی کی
شادی مین تین سو روپیہ کا جہیز دیا یہہ کہان سے لایا نہایت
تحمل سے فرمایا کہ ہم لوگون کی ملازمت مین برکت زیادہ
ہی ورنہ یہہ شخص بڑا دیانت وامانت دار ہی یہہ سنکے مین
اپنے دل مین ہنسا کہ برکت بھی عجب چیز ہی افسوس کہ یہہ
لوگ جو ایک بڑے صاحب جائداد اور اہل مروت تھے
اپنی سیدھائی سے خراب و برباد ہو گئے اور ہوئے جاتے
ہین مگر اب بھی اپنے کاروبار کا بندوبست کما حقہ
نہیں کرتے ہین

باب ششم دربیان پرگنه ٹھاکردوارہ

فصل اول

عہد مین شاہجہان بادشاہ دہلی کے اننذی رام قوم راجپوت ساکن چوبارہ کو رستم خان دکھنی صوبہ دار مرادآباد نے بباعث سرکشی موضع مذکور سے نکالدیا اُس نے اِس علاقہ مین جنگل کٹواکر ایک موضع فریدپور معہ بیالیس ۴۲ موضع دیگر کے اوپر نام فرید شاہ درویش کے جس کا وہ معتقد تھا آباد کیا زان بعد شروع سلطنت محمد شاہ مین درمیان مہندر سنگہ وسرجن سنگہ برادران حقیقی کے جو اولاد مین ٹھاکر اننذی رام کے تھے نزاع واقعہ ہوا ٹھاکر مہندر سنگہ نے وہان سے اٹھکر رقبہ موضع جمنا والہ بھیم پور مین یہہ قصبہ آباد کیا اور چونکہ نام ٹھاکر مہندر سنگہ تھا اس جہت سے ٹھاکردوارہ کہلایا حد شمالی اس پرگنہ کی پرگنہ کاشی پور اور کچھہ ضلع بجنور - جنوبی پرگنہ مرادآباد - شرقی تحصیل کاشی پور - غربی پرگنہ

مرادآباد کچھہ ضلع بجنور۔ طول اتر دکھن چھبیس ۲۶ میل۔ عرض پورب پچھم چودہ ۱۴ میل ہے

فصل دوم

تین ندیان رام گنگا بھنگا ڈھیلا اس پرگنہ مین جاری ہین انمین سے کوئی ندی اس پرگنہ سے نہین نکلی پانچ قسم کے زمین مٹیار کھادر سوائی دومٹ کہاپٹ پائی جاتی ہی منجملہ انکے مٹیار زیادہ تر پیداوار کل اجناس کا ہوتا ہی الاّ وہان کثرت سے آبپاشی بذریعہ ندیون نالون تالابون چاہیجہا سے خام کے ہوتی ہے طریقہ پیمایش کا وہی ہے جو پرگنات حسنپور اور امروہہ مین جاری ہے لیکن یہان ایک بیگھہ پختہ تین بیگھہ خام شمار کیا جاتا ہی۔ کنکوت اور بٹائی کا رواج زیادہ ہی شرح نقدی بہت کم

فصل سوم

کوئی سڑک سرکاری اس پرگنہ مین نہین سواے ایک سڑک خام کے جو مرادآباد سے یہان تک آئی ہے نکوئی

کھیڑہ یا گڈھی نامی صرف ایک گڈھی خام بنائی ہوئی
ٹھاکر مہندر سنگھ کی خاص قصبہ ٹھاکردوارہ مین موجود ہی
جس مین بالفعل کچہری تحصیل ہوتی ہی نہ کوئی عمارت
مشہورہ اس پرگنہ مین ہی۔ اس پرگنہ کے اشیاء تجارت
سے چھینٹ دیسی جو خاص قصبہ ہذا مین اور دیہات گردنواح
مین طیار ہوکر واسطے خرید وفروخت کے دوسری جگھ کو
جاتی ہین کوئی بڑا میلہ یہان نہین ہوتا آب و ہوا
نہ بہت اچھی ہی نہ ناقص +

فصل چہارم

آبادی قصبہ ٹھاکردوارہ کی حسب مردم شماری سنہ ۱۸۶۵ع ۵۵۲۱
اور کل پرگنہ کے ۲۸۴۴۰۱ رقبہ بحساب میل مربع
۱ء۵۴۲ اور بحساب ایکر ۵۰۵۰۱۵ جمع سرکاری
بقدر [illegible] ۱۸۴۶۶۶ کل دیہات آباد و ویران ۲۸۲ ـ
دو اسٹیشن پولس ایک خاص قصبہ ٹھاکردوارہ دوسرا

دوسرا گانون ڈلاری ہین ہی قوم چوہان اس پرگنہ مین آباد ہی
زمینداری بھی اکثر اسی قوم کی ہی دیہات کلان اور قصبات
کی تفصیل یہہ ہی +

نام دیہات

نام گانون	تعداد مردم شماری	نام گانون	تعداد مردم شماری
بہیٹری	۹۰۶	شریف نگر	۱۵۸۰
ڈلاری	۱۹۲۴	سرجن نگر	۲۳۰۶۶
سالارپور	۵۱۰		

فصل پنجم

یہہ قصبہ بھی مثل ایک گانون کے ہی نہ کچھہ بازار ہی نہ عمارت
رعایا مفلس سیدھی اور سادھی ہی رہنے والے اس جگہ
کے اکثر کاشتکار ہین- نوکری یا تجارت سے کچھ
شوق نہین رکھتے +

خاتمہ در بیان سررشتہ تعلیم

سنہ ۱۸۵۶ع مین بعہد ڈائرکٹری جناب مسٹر اسوارٹ صاحب ریذیڈنٹ بہادر دام اقبالہٗ جواب حاکم دوم محکمہ صدر بورڈ کے ہین تخم سررشتہ تعلیم اس ضلع مین بویا گیا یعنی مدارس تحصیلی مقامات ذیل مین قائم کیے گئے

مرادآباد	بلاری	چندوسی	سنبھل
حسنپور	امروہہ	ٹھاکردوارہ	کاشی پور

اور اُن مین ایک ایک مدرس مامور ہوا اور ایک ڈپٹی انسپکٹر اور تین سب ڈپٹی انسپکٹر مقرر کیے گئے بعد غدر سنہ ۵۷ کے ایک مدرسہ تحصیلی مقام بلاری کا شکست ہوگیا صرف سات مدرسے باقی رہے کہ وہ اب تک موجود ہین گو تحصیل کاشی پور اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ مین اس ضلع سے خارج ہوکر شامل قسمت کمایون ہوگئی مگر مدرسہ مقام مذکور کا ہنوز بمعاینہ افسران تعلیم اس ضلع کے ہی اور جو

کچھ اجراے مدارس حلقہ بندی صرف پرگنہ بلاری مین
ہوا تھا وہ بباعث ہوجانے غدر کے بالکل کالعدم
ہوگیا سنہ ۱۸۶۰ مین پھر بنیاد مدارس حلقہ بندی کی
ضلع مین قائم ہوئی سنہ ۱۸۷۹ مین بعہد اجلاس جناب فضیلت مآب

شعر

علیم و عالم و علامۂ دور | دبیر داد بخش و دشمن جور

مسٹر ایم کیمسن صاحب بہادر ایم اے داما اقبالہ ڈائرکٹر
آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی کے جو کچھ سرسبزی
اس شجر سراپا ثمر نے پکڑی ہی اس کا حال یہہ ہی کہ سال مذکور
مین ۱۰۱ مکاتب از جانب سرکار اس ضلع مین جاری ہین
منجملہ اُن کے

اسکول انگریزی	مدارس تحصیلی
۳	۷
مدارس نسوان یعنی امدادی	مدارس حلقہ بندی
مکاتب نسوان ۱۹	اور اِن کل مکاتب مین ۲۹۵۸

۶۳ ۹

طالب علم اور ۳۸۶ طالبات تعلیم پاتے ہین جس کا اوسط
فی مکتب ۴۰ء۵ طلباء اور ۱۳ء۸ طالبات ہوا اور علاوہ
اِن کے ۲۴۹ مکاتب از جانب رعایا و پادری صاحب
جاری ہین باین تفصیل +

از جانب رعایا	از جانب پادری صاحب
۲۳۴	۱۵

اور اب ایک ڈپٹی انسپکٹر اور دو سب ڈپٹی انسپکٹر واسطے
معائنہ و درستی مکاتب کے مقرر ہین +

تمت